www.novelsclubb.com
عبادالرحمٰن
از نور عارف

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عبادالرحمٰن

از نور عارف

عبادالرحمٰن

نور عارف

قسط نمبر 14

oooooooooooooooooo

باب نمبر 14

ابو کا خواب

www.novelsclubb.com

کھانے کے بعد سب بکھر گئے تھے- کچھ لاؤنج میں بیٹھے تھے- کچھ صحن میں اور کچھ کمروں میں- امل اور زوہا کچن سے لا لا کر سب کو چائے پیش کر رہی تھیں- جبکہ خدیجہ بیگم انکی دیورانی اور نویرہ کچن میں موجود تھیں-

لاؤنج میں بیٹھے لوگوں میں مائرہ بھی تھی- اس نے سامنے بیٹھے مستقیم کو دیکھ کر اسے میسج کیا-

"کچھ سوچا کہ کیا کرنا ہے؟" مستقیم نے میسج پڑھ کر مائرہ کو دیکھا اور مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا-

"بڑے ابا سنبھال لیں گے-" مائرہ کی مکمل آنکھیں کھلی تھیں-

"دیکھ لو وہ سنبھالتے نہیں بلکہ بگاڑتے ہیں-" اسکے اگلے میسج پر مستقیم نے اپنی ہنسی دبائی تھی-

"میرے دادا اتنے بھی برے نہیں جتنے مشہور ہیں-" مائرہ ہنسی تھی-

"چلو اللہ کرے وہ تمہارے معاملے میں اچھے ہی ثابت ہوں-"

www.novelsclubb.com

"آمین!" مستقیم کا فٹ سے جواب آیا تھا-مائرہ اب مطمئن ہو گئی تھی-

oooooooooooooooooooooo

جب خدیجہ بیگم بھی آ گئیں تب مستقیم نے بڑے ابا کو آنکھوں سے اشارہ کیا-

بڑے ابا نے افسوس بھری سانس خارج کی-

"آج کل کی جنریشن کو ہر چیز کی جلدی ہے-" وہ منہ میں بڑبڑائے تھے-

"ہاں تو بہو حسن کی بیٹی کا تو نکاح ہو رہا ہے پھر تم نے نعیم کی بیٹی کے بارے میں کیا سوچا ہے؟" انکے اس غیر متوقع سوال پر خدیجہ بیگم چونکی تھیں انہوں نے مستقیم کو دیکھا تھا جو بڑے ابا کے سامنے ہی لاپرواہ سا بیٹھا ہوا تھا-انہیں مائرہ نے بتایا تھا کہ زرش کو اب کوئی اعتراض نہیں مگر ابھی انہوں نے کچھ سوچا نہ تھا نہ ابھی جبرائیل صاحب سے بات کرنے کا موقع ملا تھا-

"ابھی تو کچھ نہیں..." بڑے ابا نے آنکھیں گھمائی تھیں-

"اور تم نے میاں؟" انہوں نے سوال کا اگلا فائر جبرائیل صاحب پر کیا تھا وہ بھی الجھے تھے۔ بڑے ابا نے افسوس سے اب حسن آفندی کو دیکھا تھا۔

"تم چچا ہو اسکے۔ اور چچا باپ کے برابر ہوتا ہے بتاؤ تمہاری نظروں میں کوئی اچھا لڑکا ہے؟" مستقیم نے منہ کھول کر انکی جانب دیکھا تھا۔

"فلحال تو کوئی ذہن میں نہیں لیکن..."

"بس بس میاں! اپنے بچوں کے توفٹ سے رشتے جوڑ لیے ہیں اور چھوٹے بھائی کی اولاد یاد نہیں۔" بڑے ابا کی توپوں کا رخ حسن آفندی کی طرف تھا۔ حسن آفندی شرمندہ ہو گیا۔ اسے احساس ہوا کہ بڑے ابا واقعی ٹھیک کہہ رہے تھے۔

"اور تم میاں؟" توقع کے عین مطابق انکا رخ اب اوہان کی طرف تھا۔

"بس رہنے ہی دو تم بھی۔ تم کونسا کوئی تیس مار خان ہو۔" اس سے پہلے وہ کچھ کہتا بڑے ابا نے اپنی اگلی بات کہی تھی۔

"اس یتیم بچی کا کسی کو خیال نہیں تو کیا ہوا میں تو زندہ ہوں- میرے مرحوم بھائی کی پوتی اور مرحوم بہن کی نواسی ہے- اسکی زندگی کا فیصلہ کرنے کا مجھے پورا پورا حق ہے- اور میں کہہ رہا ہوں کے حسن کی بیٹی کے ساتھ نعیم کی بیٹی کا بھی نکاح ہو گا سب تیاری کر لیں-" مستقیم اور مائرہ سمیت سب نے حیرت سے بڑے ابا کو دیکھا تھا-

"لیکن زرش سعد سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی-" اوہان فوراً بولا تھا-

"تو نہ کرے- کسے پرواہ ہے؟ میں نے تو اسکے لیے اپنے پوتے کو چنا ہے-" اب سب کے حیرت زدہ چہرے مستقیم کی جانب مڑے تھے اور وہ بس مسکرا دیا-

"لیکن بڑے ابا زرش سے پوچھے بغیر..." اوہان ایک دم سے بولا تھا-

www.novelsclubb.com

"اس لڑکے کی سوئی یہاں سے نہیں ہلنی- جاؤ نعیم کی بیٹی کو بلا کر لاؤ-" انہوں نے مستقیم کو اشارہ کیا تو وہ فوراً سے بھی پہلے فرمابرداروں کی طرح اٹھ کر باہر صحن کی جانب بڑھا تھا- جبرائیل صاحب تو بس مستقیم کی تیزی پر حیران تھے-

"زرش فاطمہ!" وہ سب لڑکیاں صحن میں ایک طرف پڑی کرسیوں پر بیٹھیں باتیں کرتی چائے پی رہی تھیں جب مستقیم نے اسے پکارہ- زرش نے چونک کر اسے دیکھا-

اس نے شاید پہلی بار اسے اسکے پورے نام سے پکارہ تھا-

"بڑے ابا بلا رہے ہیں-"

"مجھے؟" زرش نے حیرت سے اپنے جانب انگلی کر کے سوال کیا-

"ہمم" اس نے مسکرا کر اثبات میں گردن ہلائی تھی-

"لو آگیا کوئی طوفان- بس اللہ ہی خیر کرے- زرش آپی آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر خود پر پھونک کر جایئے گا-" امل کی بات پر مستقیم مسکرا دیا- بڑے ابا نے صبح سب کو ڈرایا ہوا تھا-

"کیوں بلایا ہے؟"زرش نے مستقیم کے ساتھ چلتے ہوئے اس سے سوال کیا اسے گھبراہٹ سی ہوئی تھی کہیں بڑے ابا نوشابہ کی خودکشی والا معاملہ نہ کھول کر بیٹھے ہوں- مستقیم نے مسکراہٹ دبا کر کندھے اچکائے تھے-

"پھر بھی کچھ تو پتہ ہوگا اندر کیا بات ہو رہی ہے تاکہ میں مینٹلی پریپیرڈ رہوں-"

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ سائیکالوجسٹ زرش فاطمہ اتنی ڈرپوک ہیں-"زرش نے اسے گھورا تھا-

"بڑے ابا کے ساتھ کچھ دن رہ لو، تمہاری بھی ساری بہادری اڑن چھو ہو جائے گی-"اس نے گھور کر چیلنجنگ انداز میں کہا تھا-

"اچھا جی!"اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے اس نے چیلنج قبول کیا تھا-

"ڈرو نہیں وہ جو بھی پوچھیں اسکا جواب اپنے دل سے پوچھ کر بالکل سچ دینا-"وہ کہتا اندر کی جانب بڑھ گیا اور زرش بھی گہری سانس لیتی پیچھے اندر داخل ہوئی- مستقیم اپنی جگہ اسکے لیے چھوڑ کر خود دیوار کے سہارے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا-

www.novelsclubb.com

"جی بڑے ابا!" زرش نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے سوال کیا تھا- کچھ دیر پہلے والی گھبراہٹ اب اسکے چہرے پر نہ تھی- وہ واقعی ایک سائیکالوجسٹ تھی- مستقیم نے مسکرا کر سوچا-

"میں کیا لگتا ہوں تمہارا؟"

"جی؟" زرش انکا سوال نہیں سمجھی تھی-

"تمہارے دادا اور نانی کا وہ بڑا بھائی ہوں جسکے سامنے کچھ بولنا تو دور وہ آنکھ بھی نہیں اٹھاتے تھے- لیکن آجکل کی جنریشن میں وہ عزت اور مرتبوں کا لحاظ کہاں؟ اسی لیے پوچھ رہا ہوں کیا مجھے اپنا دادا سمجھتی ہو یا نہیں؟"

"سمجھتی ہوں بڑے ابا!"

www.novelsclubb.com

"شکر ہے! ورنہ آجکل کی نافرمان اولادیں (انہوں نے واضح اوہان کی جانب دیکھا تھا، نافرمانوں کی لسٹ میں جبرائیل صاحب کے بعد اگلا نام اوہان کا تھا-) خیر یہ بتاؤ اگر تمہاری زندگی کا کوئی فیصلہ کروں تو اعتراض تو نہیں ہوگا؟" زرش الجھی تھی-

"کیسا فیصلہ بڑے ابا؟"

"ہاں یاناں میں جواب دو مانو گی یا نہیں؟" زرش نے کچھ فاصلے پر بیٹھی مائرہ کو بیچارگی سے دیکھا اس نے اسے سر سے ہاں کرنے کو کہا-

"مانوں گی بڑے ابا!" یہ بات اس نے کس دل سے کہی تھی وہی جانتی تھی، بڑے ابا سے کیا امید کب کیا کہہ دیں-

"ہاہ شاباش! دل جیت لیا-اپنے باپ کی طرح تعبیدار بچی ہے-" بڑے ابا ایک دم سے کھل اٹھے تھے-

"یہ میرا پوتا دیکھ رہی ہو-" انہوں نے مستقیم کی جانب اشارہ کیا اور زرش کو لمحوں میں اصل بات سمجھ آگئی-

"ویسے تھوڑا سا بیوقوف ہے- مگر دل کا بچہ اچھا ہے-" زرش نے مستقیم کی جانب دیکھا تھا اور اسکا منہ کھلا تھا-

www.novelsclubb.com

"بچہ ہے اسی لیے زندگی وندگی کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں-اور کچھ نافرمان باپ کی صحبت کا بھی اثر ہے کہ پہلے نادانی میں انکار کر گیا-"

"بات جو بھی ہو' باپ کی نافرمانی' کا ذکر لازمی ہے- بڑے ابا بھی ناسدھریں گے نہیں-" بے شک وہ جبرائیل صاحب کے باپ تھے مگر مستقیم کو اپنے باپ کے باپ کے منہ سے بھی اپنے باپ کی برائی برداشت نہیں تھی-

"لیکن چلو لوٹ کے بدھو گھر کو آیا اب ایسی نادانی نہیں کرے گا-"

"یہ بڑے ابا پرپوزل دے رہے تھے یا اسے انکار پر مجبور کر رہے تھے؟" مستقیم سوچ کر رہ گیا-

"لیکن جیسا بھی ہے دل کا اچھا ہے تمہیں خوش رکھے گا-اب بتاؤ اگر تمہیں میرے پوتے پر کوئی اعتراض ہے؟" انکے اس سوال پر زرش نے مستقیم کی جانب دیکھا جو سانس روکے اسکے جواب کا منتظر تھا-

www.novelsclubb.com

"نہیں!" مستقیم کی اٹکی سانس چلی تھی-ایک دم سے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی-

بڑے ابا نے فخر سے سب کی جانب نظر دوڑائی تھی-

"بس اتنی سی بات تھی ڈیڑھ مہینہ ہو گیا ایک کام نہیں پورے خاندان سے ہو پارہا-"

"لو میاں پوچھ لیا تمہاری بہن سے اسے کوئی اعتراض نہیں اب تم بھی اپنی رائے پیش کر دو-"

"زرش تم واقعی راضی ہو نا؟ بڑے ابا کے دباؤ پر تو نہیں کہہ رہی-" اوہان نے کچھ پریشان ہو کر زرش سے پوچھا تھا-

www.novelsclubb.com

"اس لڑکے کی سوئی نہیں ہلنی، یہ گیا ہے اصل جبرائیل پر-" انہوں نے کڑھ کر سوچا-

زرش نے نفی میں گردن ہلائی وہ ریلیکس لگ رہی تھی اوہان مطمئن ہو گیا-

"میاں تم زرا مجھے بتاؤ میرا پوتا کوئی لوفر لفنگا ہے؟ یا کسی دہشتگرد تنظیم سے تعلق رکھتا ہے جو تمہیں یقین ہے کہ تمہاری بہن انکار ہی کرے گی؟(مستقیم نے اپنے ماتھا چھوا تھا- کیا واقعی بڑے ابا اسکا رشتہ پکا کروا رہے تھے؟...) یا پھر تمہاری نظر میں میں کوئی پاگل بڈھا ہوں جو تمہیں ہمارے ہر فیصلے پر اعتراض ہے؟ تمہارا باپ تو کیا دادا کی بھی مجال نہیں تھی کہ میری کسی بات کے آگے بول جائیں میرا ہر فیصلہ انکے لیے حرفِ آخر ہوتا تھا اور تم دیکھ لو چھٹانک بھر کے میرے ہر فیصلے پر اعتراض کرتے ہو-"

"بڑے ابا ایسی کوئی بات نہیں آپ میرے لیے بہت باعزت ہیں آپکا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر لیکن مستقیم ایک بار انکار کر چکا ہے تو بھائی ہونے کے ناطے میری اِنسیکیورٹی جائز ہے-" بڑے ابا نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا-

www.novelsclubb.com

"او ہاں میں نے اپنی پوری رضامندی سے ہی یہ پروپوزل بھیجا ہے-اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے تمام فرائض بخوبی نبھاؤں گا-زرش فاطمہ کو خوش رکھنے کی پوری

کوشش کروں گا-" وہ اوہان کی طرف دیکھتا بولا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی-اب سب کو کہانی سمجھ آگئی تھی-اوہان مسکرا دیا تھا-مائرہ اسے زرش کے لیے مستقیم کی پسندیدگی کا بتا چکی تھی مگر وہ اسکا جواب اسکے منہ سے سننا چاہتا تھا-

کچھ سوچ کر مستقیم گھوم کر عین زرش کے سامنے آکھڑا ہوا تھا-

"زرش! میں اپنے مکمل خلوص، دلی خوشی اور رضامندی سے آپکو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہتا ہوں، آپکو کوئی اعتراض تو نہیں؟" زرش ایک دم سٹپٹائی تھی اسے اسکی امید نہیں تھی-

"بولو زرش!" مائرہ نے مسکراتے ہوئے اسے ٹہوکا دیا تھا-

"ایک بار بول تو دیا ہے، بار بار نہیں بولوں گی-" اپنی خفت چھپاتے ہوئے وہ بولی تو سب ہنس دیے-

"میں بھی ایک بار ہی پوچھ رہا ہوں بار بار نہیں پوچھوں گا-" وہ اترا کر بولا تھا-اسکے چہرے پر آج الگ ہی سرشاری تھی-زرش نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی-

"اوکے کوئی اعتراض نہیں ہے-" زرش کے بھی احسان کرتے انداز پر وہ ہنس دیا تھا اور باقی سب کے چہروں کی مسکراہٹ ایک لمحے کو بھی نہ ہٹی تھی-

"اوئے چھوٹے جاؤ مٹھائی لے کر آؤ سب کا منہ میٹھا کروائیں-" حدید کو اشارے سے بلا کر پیسے پکڑاتے بڑے ابا بولے تھے-

"چھوٹی بہو جاؤ اپنی ساس کی شادی کی انگوٹھی لاؤ آج سب اکٹھے ہیں تو ایک فرض ادا کر ہی دیں-" زرش نے چونک کر سامنے کھڑے مستقیم کو دیکھا تو اس نے مسکرا کر کندھے اچکا دیے تھے-

"لیں آپکی امانت!" انہوں نے انگوٹھی لا کر بڑے ابا کو تھمائی تھی- تبھی حدید اور ازلان مٹھائی کے ڈبے لیے داخل ہوئے تھے- آمنہ اور ردا نے تیزی سے مٹھائی پلیٹوں میں منتقل کی تھی-

"لو پہناؤ انگوٹھی-" بڑے ابا نے خدیجہ بیگم کی جانب انگوٹھی بڑھائی، مستقیم نے تھامنی چاہی تو بڑے ابا نے مٹھی بند کر کے اسے گھورا-

"اپنی گاڑی کو زرا بریک لگاؤ-اور وہاں جا کر چپ چاپ بیٹھ جاؤ ابھی ہم اتنے ماڈرن نہیں ہوئے-"سب قہقہہ لگا کر ہنسے تو وہ خجل سا ہوتا ایک طرف صوفے پر بیٹھ گیا اور زرش کو دیکھنے لگا جو اپنی مسکراہٹ دبائے بیٹھی تھی-

خدیجہ بیگم نے انگوٹھی تھام کر زرش کو پہنائی اور اسکا ماتھا چوما-امل اور آمنہ نے ان لمحوں کو کیمرے میں قید کیا-ایک دوسرے کا منہ میٹھا کروایا جا رہا تھا-

مائرہ نے قریب آ کر زرش کو خود سے لگایا تھا-

"کاش اپنے بچوں کی خوشیوں پر امی بابا بھی ہوتے-"یہ کاش تو ان بہن بھائیوں نے زندگی میں کئی بار بولنا تھا-

oooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ٹانگوں کو قینچی کی شکل میں سامنے پھیلائے بیٹھا تھا-گود میں کشن پر پڑے لیپ ٹاپ کی سکرین بجھی ہوئی تھی البتہ کانوں میں ائیر فونز

ہنوز موجود تھے- وہ پر سوچ انداز میں خلا میں دیکھ رہا تھا، چہرے پر نرمی کا تاثر واضح تھا-

"مجھے کوئی معقول وجہ دیں، آپکا پروپوزل قبول کرنے کی، اس بار انکار نہیں کروں گی-"

لیپ ٹاپ کو ایک طرف رکھتے ہوئے اس نے ٹانگیں اکٹھی کی تھیں- چہرے پر تجسس واضح تھا- اس نے تو ابھی تک ایسا کچھ بھی نہیں کیا تھا کہ جس سے زرش راضی ہو جاتی، پھر وہ کیسے راضی ہوئی؟

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ مسکرا دیا- تجسس پر خوشی غالب آگئی- وہ بستر سے اٹھا اور سٹڈی ٹیبل کی جانب بڑھا اور جھک کر چوتھے دراز سے ایک رجسٹر نکالا اور وِنگ چیئر پر نیم دراز ہو گیا- بھوری آنکھیں اس نیلی جلد والے رجسٹر پر جمی تھیں- اسے کھولا، چہرے پر پرانی یادوں کا نرم تاثر واضح تھا-

www.novelsclubb.com

یہ 2013 کا پیلے صفحوں والا میتھمیٹکس کا رجسٹر تھا- پہلے صفحے پر ہی سیاہ روشنائی سے 'مستقیم جبرائیل' درج تھا- تب ایف ایس سی کے آخری دن تھے- اس نے لاہور میں اکیڈمی جوائن کی ہوئی تھی- وہ پچھلے کچھ دنوں سے لاہور تھا-

وہ اتوار کا دن تھا- اسکی اکیڈمی کی جانب سے چھوٹی سی بون فائر پارٹی تھی اور غیر متوقع طور پر اوپن پارک کے دوسری جانب ایک کانسرٹ تھا جو کچھ تعلیمی اداروں نے منعقد کروایا تھا- کھانے کے بعد اکیڈمی کے تمام لڑکے پروانوں کی طرح اس کانسرٹ ایریا کی جانب بڑھ گئے اور وہ بیرونی دروازوں کی جانب بڑھ گیا اور ایک خالی بینچ پر تنہا بیٹھ کر ارد گرد کا جائزہ لینے لگا- ہاسٹل کافی دور تھا تو اسے سب کے ساتھ ہی واپس لوٹنا تھا-

www.novelsclubb.com

"یہ چادر اتار دو اچھی نہیں لگ رہی-" اسے اپنے عقب سے آواز آئی تھی مگر اس نے توجہ نہ دی-

"میں تمہارے اسرار پر اس حلیے میں آگئی ہوں اس سے زیادہ مجھ سے ایکسپیکٹ نہ کرو- میں آلریڈی یہاں آکر ریگریٹ فیل کررہی ہوں-" اب کی بار اس نے گردن موڑ کر دیکھا تھا وہ دو لڑکیاں کانسرٹ کی جانب ہی بڑھ رہی تھیں- شام کا اندھیرہ تھا وہ چہرے نہیں دیکھ پایا تھا نہ اس نے کوشش کی تھی بس دھیما سا غیر محسوس انداز میں مسکرایا تھا اسے اچھا لگا تھا کہ اسکے علاوہ بھی وہاں کوئی موجود تھا جو اس ماحول کا حصہ بن کر ریگریٹ فیل کررہا تھا- اس نے اپنا بیگ پیک کھولا ایک نیلی جلد والا رجسٹر اور سیاہ قلم نکالا اور کچھ لکھا-

"مبارک ہق مستقیم جبرائیل اس پلینٹ پر تمہاری جیسی روحیں کم ضرور مگر موجود ہیں- تم تنہا نہیں ہو-"

www.novelsclubb.com

یہاں کمرے میں وہ اپنی سطر پڑھ کر مسکرایا- وہ واقعی دس سال پہلے نہیں جانتا تھا کہ وہ شام اسکی زندگی کے نئے سفر کا آغاز تھی-

کانسرٹ سے فاصلے پر ٹہلتے ہوئے کچھ آوازوں پر اسکا ماتھا ٹھنکا-

کوئی اللہ کو چیخ چیخ کر پکار رہا تھا بے بسی اور امید کے عالم میں-اسکے قدموں میں تیزی آئی تھی اسکے قدم اس آواز کی جانب اٹھ رہے تھے-ماتھے پر بل تھے مگر دل بے چین تھا-وہ نہیں جانتا تھا کہ ایسی سچویشن میں کیا کرتے ہیں-

کوئی تیزی سے اس سے آ ٹکرایا تھا-وہ وہی تھی جسے اس نے گیٹ پر دیکھا تھا، وہ لمحوں میں پہچان گیا تھا-چہرے پر ناگواری ابھری تھی-کم از کم وہ اسے اس حلیے میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا جو اسے شاید اپنے جیسی لگی تھی-

کچھ قدموں کی آہٹ پر وہ تیزی سے اسکے پیچھے چھپی تھی-اب کی بار وہ چونکا تھا-ان آوارہ لڑکوں کے گروہ کو دیکھ کر اسے معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا تھا-

وہ ٹین ایجر اپنے سامنے اتنے سارے اپنی عمر سے بڑے بدمعاش لڑکے دیکھ کر گڑبڑایا تھا، مگر وہ لمحہ کمزور پڑنے والا نہیں تھا-اگر اللہ نے اسے کسی اور کا محافظ بنایا تھا تو اسکا محافظ بھی اللہ تھا، اسے ڈرنا نہیں چاہیے تھا-ناجانے اس میں تب اتنی ہمت اور رعب کہاں سے آیا تھا کہ وہ سب لڑکے بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے پلٹ گئے

تھے-اس نے ایک کے بعد دوسری نظر اس پر نہیں ڈالی تھی بلکہ اپنی چادر اتار کر اس کی جانب بڑھادی تھی جسے اس نے کسی قیمتی اثاثے کی مانند تھام لیا تھا-وہ چادر اسکے لیے بھی قیمتی تھی-وہ اسکے مرحوم نانا(جن کا اس نے صرف ذکر سنا تھا) کی تھی-

"پتہ نہیں وہ شال زرش کے پاس اب ہوگی یا نہیں-" رجسٹر ایک طرف رکھتے ہوئے اس نے سوچا-

"میں انکے ساتھ نہیں تھی۔" اس نے خود کو ڈھانپ کر اپنی پوزیشن کلیئر کرنا چاہی تھی-

"کیا واقعی؟" اس نے جان بوجھ کر اسکی پوزیشن کو مشکوک بنایا تھا-

www.novelsclubb.com

"انکے ساتھ یا انکے درمیان ہونے میں کیا فرق ہے؟"

پتہ نہیں وہ سمجھ پائی تھی یا نہیں پر اس رات اس نے اپنی جیسی روح کو 'عبادالرحمٰن کی ایک صفت' کے تعارف کی صورت میں ایک خوبصورت تحفہ دینا چاہا تھا-

"ایسی جگہیں محفوظ نہیں ہوتیں اسی لیے عقل کا تقاضہ یہی ہے کہ ایسی جگہوں سے گریز کیا جائے۔"

رحمٰن کے خاص بندوں کی ایک صفت لغویات سے گریز ہے-وہ اس چھوٹی سی لڑکی کو سمجھانا چاہتا تھا کہ رحمٰن کے خاص بندے لغو کاموں والی جگہوں کا حصہ نہیں بنتے اگر وہاں سے گزر ہو بھی جائے تو باوقار انداز میں رکے بغیر گزر جاتے ہیں-

یہ اسکا پہلا تحفہ تھا جو اس نے اپنی جیسی روح کو دیا تھا- مستقیم کو اندازہ نہ تھا پر اس شام وہ اسے ہیلدی باؤنڈریز بنانا بھی سکھا گیا تھا-

کچن سے برتنوں کی کھٹ پٹ کی آواز آئی تو اس نے وقت دیکھا رات کے گیارہ بجنے والے تھے-رجسٹر کو واپس اسکے مقام پر چھوڑ کر وہ کمرے سے نکل آیا-وہ ایف ایس سی کا واحد رجسٹر تھا جو آج بھی اسکے پاس موجود تھا اور شاید مستقبل میں بھی رہنے والا تھا-

www.novelsclubb.com

کچن کی لائٹ آن تھی اور کچن میں وہی موجود تھی جسکی اسکے دل نے خواہش کی تھی- کچن میں داخل ہوتے اس نے گلا کھنکھارا- زرش نے پلٹ کر دیکھا اور پھر اپنے کام میں مشغول ہو گئی، ہاں مگر چہرے پر ایک خوبصورت سا تاثر ضرور ابھرا تھا-

وہ رس ملائی کو دیگچی سے شیشے کے ڈونگوں میں نکال رہی تھی- پانی کی بوتل تھام کر وہ شیلف سے ٹیک لگا کر کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا اور اسے دیکھنے لگا- بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں انگوٹھی چمک رہی تھی، غیر محسوس انداز میں وہ مسکرایا- وہ انگوٹھی اس نے نہیں خریدی تھی نا ہی اس نے پہنائی تھی مگر یہ اسکے نام کی انگوٹھی تھی اور یہ خوش کن احساس تھا-

www.novelsclubb.com

زرش نے کچھ غصے سے چمچ کو دیگچی پر رکھ کر اسے گھورا تھا وہ اسکی نظروں سے ڈسٹرب ہو رہی تھی-

"میں تمہیں نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ کچھ سوچ رہا تھا-" وہ ایک دم گڑبڑا کر تیزی سے سیدھا ہوا تھا، اسکی گھوری پر وضاحت بھی دی- زرش نے سوالیہ ابرو اچکائے-

"میں پکا سوچ رہا تھا کہ وہ 'معقول وجہ' کیا تھی جو تم نے شادی کے پروپوزل کے اپروول کے لیے مانگی تھی؟"

"اوکے! پھر سوچ کا کیا نتیجہ نکلا؟" واپس اپنے کام میں لگتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا- چہرے پر شرارتی سی مسکراہٹ بھی ابھری تھی جسے اسکے چہرہ پلٹ لینے پر مستقیم نہ دیکھ پایا تھا-

"یہ تو تم بتاؤ گی- کیا واقعی تمہیں کوئی ریزن ملی یا پھر اس فوٹج میں میری 'اس حرکت' پر ترس کھا کر تم نے پروپوزل اپروو کر لیا؟" اسکے 'اس حرکت' کے ذکر پر زرش اسے دیکھ کر ہنس دی تھی وہ اب بھی 'اس حرکت' سے پردہ ہٹ جانے پر شرمندہ نظر آتا تھا-

"ہمارا اینگر سیلف سیکنڈ ہینڈ امبیر سمنٹ کے سوا کوئی تحفہ نہیں دیتا۔" اسکی ہنسی پر اس نے مزید امبیر س ہوتے ہوئے سوچا تھا۔

"وجہ ملی تو ہے مگر 'وہ حرکت' بالکل بھی معقول نہیں تھی ہاں مگر اس وجہ میں چھوٹا سا کردار اس حرکت کا بھی تھا۔" اپنے انگوٹھے اور انگشت کی انگلی کو قریب کر کے اس نے 'اس حرکت' کا کردار بتایا تو مستقیم بدمزہ ہوا تھا۔

"اڑالو مزاق، کوئی نہیں آج میرا موڈ اچھا ہے، معاف کیا۔" اسکے سخی انداز پر وہ دھیما سا ہنس دی تھی۔

کچن کی نیم مدھم روشنیوں میں وہ اسکا چہرہ دیکھ سکتا تھا جہاں بلا کا اطمینان اور خوشی تھی، پتہ نہیں اس نے غور کیا تھا یا نہیں پر آج وہ بات بات پر کھلکھلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مستقیم جبرائیل کے چہرے پر تبسم پھیل گیا۔

"پھر کیا تھی ریزن؟" اسے فریج میں ڈونگے رکھتا دیکھ اس نے پر تجسس انداز میں سوال کیا۔

"وقت آنے پر بتاؤں گی، ابھی نہیں-" مستقیم نے اسے گھور کر دیکھا تھا- اس نے ایک نظر اس دیگچی کو دیکھا اور پھر خود کو خفگی سے گھورتے مستقیم کو-

"ویسے آپ نے مجھے انگیجمنٹ کا گفٹ نہیں دیا-" وہ چونکا-

"انگیجمنٹ کا گفٹ بھی ہوتا ہے؟" زرش نے لاعلمی سے کندھے اچکائے-

"تمہیں گفٹ چاہیے؟" خوشگوار حیرت چہرے پر ابھری تھی- زرش نے اثبات میں سر ہلایا-

"اچھا بتاؤ کیا چاہیے؟" مان سے پوچھا گیا تھا- زرش نے ایک نظر اس دھونے والی دیگچی کو دیکھا اور پھر محتاط نظروں سے اسے دیکھا- مستقیم نے نا سمجھی سے ابرو اٹھائے- پھر کچھ سمجھتے ہوئے اسکا منہ کھلا- چہرے پر حیرت ابھری-

"نووے!" دونوں ہاتھ کھڑے کرتے، نفی میں گردن ہلاتے ہوئے اس نے پیچھے کو قدم اٹھائے تھے- زرش نے کچھ افسوس کرتی مایوسی سے اسکی جانب دیکھا- اور

خود برتنوں کی جانب بڑھنے لگی- مستقیم نے مشکوک نظروں سے اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھا اور پھر الٹے قدموں واپس آیا اور اس سے پہلے برتن تھام لیے-

"صرف اس لیے کہ تم نے پہلی مرتبہ کچھ مانگا ہے، ہمیشہ برتن نہیں دھوں گا-" شینک کی طرف بڑھتا وہ واضح کرتا وارن بھی کر گیا تو زرش اپنی ہنسی دبا گئی- وہ مسکراتی ہوئی ڈائینگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی-

"انگیجمنٹ کی مبارکباد دینے کی بجائے برتن دھلوا رہی ہے-" وہ افسوس سے نفی میں سر ہلا کر منہ میں خفگی سے بڑبڑایا تھا-

"مجھے بھی انگیجمنٹ گفٹ چاہیے-" منٹوں میں دیگچی دھو کر وہ اسکے سر پر موجود تھا-

www.novelsclubb.com

زرش پیچھے ہو کر بیٹھی- ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی اور بازو سینے پر لپیٹ لیے-

"چائے چاہیے؟" مستقیم نے سر جھٹکا-

وہ سائیکالوجسٹ کیوں تھی؟

"ہاں بالکل چائے چاہیے-" گردن سیدھی رکھے بہت سکون سے فرمائش کی تھی-

وہ ٹانگ سے ٹانگ ہٹا کر سیدھی ہوئی، مسکرائی-

"اس ٹائم کیفین لوگے تو سو نہیں پاؤگے سو نیکسٹ ٹائم-" اطمینان سے مسکرا کر کہتی وہ کچن کے دروازے کی جانب بڑھ گئی- مستقیم کا صحیح معنوں میں منہ کھلا تھا-

"یااللہ! یہ لڑکی تو بہت چالاک ہے!" وہ ابھی تک صدمے میں تھا- اسے یقین نہیں آرہا تھا اسکی کچھ گھنٹوں پہلے بنی منگیتر اس سے برتن دھلوا چکی تھی اور وہ چائے تک نہ اس سے بنوا سکا- شاید اسی لیے کہ وہ ایک سائیکالوجسٹ تھی- اس نے کڑھ کر سوچا اور کچن کی لائٹ آف کرتا باہر نکل آیا- مصنوعی ناراضگی سے اوپر کو جاتی سیڑھیوں کو دیکھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا- کمرے میں داخل ہونے تک اسکی مسکراہٹ لوٹ آئی تھی- خیر وہ آج اچھے موڈ میں تھا، اتنے اچھے موڈ میں کہ برتن بھی اسکی خوشی نہ زائل کر پائے-

ooooooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

وہ مسکراتی ہوئی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی-امل اور زوہا آمنہ کے گرد بیٹھی تھیں-وہ اسے ناجانے کونسے قصے کہانیاں سنارہی تھی-زرش کے بیڈ پر مائرہ اور ردا بیٹھی تھیں-ان لوگوں نے صبح جلدی ہی واپسی کے لیے نکلنا تھا-تایا جان بڑے ابا کے گھر تھے جبکہ وہ دونوں ادھر ہی تھیں-

بڑے ابا نے بہت زور لگایا کہ مستقیم اور زرش کا نکاح بھی ساتھ ہی ہو جائے مگر خدیجہ بیگم نہیں مانیں-

"اتنی دیر لگادی؟رس ملائی فریج میں رکھنے گئی تھی یا بنانے؟"اسکے بیٹھتے ہی مائرہ نے پوچھا تھا-

"مائرہ آپی ایک دن سے کیا ہوتا ہے ہمیں بھی ساتھ جانے دیں نا-"امل منہ بنا کر بولی تھی،وہ چاہتی تھی کہ وہ اور زرش کل ہی انکے ساتھ چلی جائیں،ظاہر ہے ردا انکی قریبی کزن تھی تو انہیں پہلے ہی جانا چاہیے-"امل تمہارے اگزیمز قریب ہیں-ایک دن بھی اہم ہے-"مائرہ دوٹوک بولی تھی-

"اگزیمز تو ہمیشہ ہی قریب ہوتے ہیں- ہمارے خاندان کی پہلی شادی ہے-" وہ منہ میں بڑبڑائی-

"تایا جان کی گاڑی میں جگہ بھی تو نہیں ہے، اتنا سامان ہو گا-" مائرہ کی بات پر اسکا منہ پھول گیا-

"مائرہ بھابھی بھیج دیں نا ہماری گڑیا کو، جگہ ہم .بنالیں گے-" رداامل کا گال کھینچتے ہوئے بولی-اس کے لیے امل اب بھی چھوٹی سی گڑیا تھی-

"یہ تو ایسے ہی کہہ رہی ہے، ابھی تیاری بھی تو کرنی ہے نا!"

مزید ایک گھنٹہ بیٹھ کر مائرہ نیچے چلی گئی-اور آمنہ امل اور زوہا کے ساتھ ہی انکے بیڈ پر سو گئی-رداا ور زرش اب تک جاگ رہی تھیں-

www.novelsclubb.com

آج دونوں کو دنیا جہاں کی باتیں یاد آ رہی تھیں-ایک کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ تھی جبکہ دوسری کے چہرے پر متفکر سی مسکراہٹ-

"زرش تم خوش ہو،اپنی غیر متوقع منگنی پر؟"ردا کی بات پر زرش نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آج ہر چیز ایک دم سے جیسے ہوئی وہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ لیکن میں خوش ہوں۔"وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

"میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں۔ آج مستقیم جبرائیل کو تمہارے ساتھ دیکھ کر یہی خیال آیا کہ وہ بالکل ایسا ہے، جیسا تمہارے پارٹنر کو ہونا چاہیے۔"زرش مسکرا دی۔

"ہاں وہ بالکل ویسا ہے جیسا پارٹنر مجھے چاہیے تھا۔ ریلیجیس، انٹیلیجنٹ، ٹال، ہارڈ ورکنگ، اینڈ رسپانسیبل۔"ردا اسے دیکھ کر دل سے مسکرائی۔

"زرش تمہیں اس سے محبت ہے؟"ردا کے غیر متوقع سوال پر وہ مسکرائی تھی۔

"نہیں! مگر وہ مجھے پسند ہے- مجھے بس لگتا ہے کہ اسکے ساتھ سے زندگی کا سفر آسان اور خوشگوار ہو جائے گا- لیکن ایسا کبھی محسوس نہیں ہوا کہ اگر وہ نہیں ملا تو میں مر جاؤں گی.... وغیرہ وغیرہ"

"مرتا تو خیر کوئی نہیں ہے-" وہ اداسی سے بولی تو زرش نے اسکی جانب دیکھا-

"تم اپنا بتاؤ- کچھ دنوں میں تمہارا نکاح ہے-"

"میں کیا بتاؤں؟ میں رافع کو جانتی تک نہیں-"

"تمہیں خود کو وقت دینے کی ضرورت ہے-" زرش کی بات پر اس نے گہرا سانس لیا-

"وقت ہی تو دے رہی ہوں-" زرش خاموش سی ہو گئی-

"ردا!" کچھ لمحوں بعد زرش نے اسے پکارہ-

"تمہاری زندگی کا مقصد کیا ہے؟" زرش کے سوال پر وہ مسکرائی-

"آکسیجن کو کاربن ڈائی اکسائیڈ میں کنورٹ کرنا۔"

"سانس لینا؟" زرش مسکرائی تھی۔ اسکا سینس آف ہیومر اچھا تھا۔

"اور خواب؟" زرش نے اگلا سوال کیا۔

"ایک قیمتی تحفہ حاصل کرنا۔"

"تمہیں آج والے تحفے سے بھی قیمتی تحفہ چاہیے۔" اسکا اشارہ رافع کی دیے ہوئے گولڈ بریسلٹ پر تھا۔

"وہ تحفہ مہنگا تھا، قیمتی نہیں۔" اب کی بار زرش چونکی تھی۔

"پھر قیمتی تحفہ کیا ہوتا ہے؟"

"امم... کچھ بھی ایسا جسکی آپکو ضرورت ہو اور جو آپ کے دل کو اچھا لگے۔ پھر اس سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ مہنگا ہے یا سستا۔"

www.novelsclubb.com

"اگر کوئی آپکی فرمائش پر آپ کے لیے برتن دھوئے اور آپکے دل کو اچھا لگے تو کیا یہ قیمتی تحفہ ہوا؟" زرش نے اچھنبے سے پوچھا۔

"ہاں!" زرش جھینپ گئی۔

"اچھا پھر بتاؤ تمہارے دل کو کیا اچھا لگے گا میں تمہیں تمہارے نکاح پر وہی قیمتی تحفہ دوں گی۔" زرش نے کھلے دل سے آفر کی۔

"پتہ نہیں! میرے دل کو کیا اچھا لگتا ہے۔" وہ اداسی سے بولی تھی۔

"زرش مجھے یہ زندگی بوجھ لگتی ہے۔ میں تھک گئی ہوں یار۔ زندگی میں ہونے والا نیا ایڈیشن مجھے خوشی نہیں دے رہا بلکہ میرے دماغ کو مزید تھکا رہا ہے۔"

"تم اپنی زندگی سے مطمئن نہیں ہو۔"

"کیونکہ میں اپنے آپ سے ہی مطمئن نہیں ہوں۔"

"یہ زندگی آسان کیوں نہیں ہوتی؟" گہرہ سانس خارج کر کے اس نے زرش سے سوال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زرش نے اسے کوئی جواب نہیں دیا بس خاموشی سے کچھ دیر اسے دیکھتی رہی-

"چلو کچھ کھاتے ہیں-" بیڈ سے اٹھتے ہوئے اسکی جانب ہاتھ بڑھا کر کہا- وہ اٹھ کھڑی ہوئی- لاؤنج کی لائٹ آن کی- اور کچن کی جانب بڑھ گئیں- فریج کھول کر کچھ دیر سوچا پھر سوال کیا-

"نوڈلز کھائیں یا آئسکریم؟"

"نوڈلز بنانے کے لیے نیچے جانا پڑے گا- کیونکہ اس ٹائم گیس آ نہیں رہی اور گیس سلینڈر نیچے ہے-" اس کے جواب سے پہلے ہی سوچ کر بولی-

"پھر آئسکریم ہی کھاتے ہیں-" کٹوریاں نکالتی وہ بولی-

ٹرے میں سب رکھ کر اس نے ردا کو دیکھا-

"چھت پر چلیں؟"

"اس وقت؟" ردا کے سوال پر زرش نے آنکھیں چھوٹی کیں-

"ڈونٹ ٹیل می، تمہیں ڈر لگتا ہے-" اسکے شرارتی انداز پر ردا نے کندھے اچکائے-

وہ چھت پر آ گئیں- کمرے میں جا کر زرش نے صحن کی لائٹ آن کی- اور پلاسٹک کی کرسیاں لا کر رکھیں-

تکون میں تین کرسیاں رکھیں-

"تیسری کرسی کس کے لیے؟" زرش کے چھوٹے سے میز کو درمیان میں رکھنے پر ردا نے سوال کیا- پہلے اسے لگا تھا کہ یہ تیسری کرسی ٹرے رکھنے کے لیے ہے-

"یہ ہمارے گیسٹ کی ہے- تم بیٹھو-" زرش مسکرا کر بولی-

"کونسا گیسٹ؟"

www.novelsclubb.com

"یہ تو تم ڈسائیڈ کرو گی-" آئسکریم کو کٹوریوں میں نکالتے زرش نے کہا-

"ہیں؟"

"پہلے آئسکریم کھاؤ، پھر گیسٹ بلاتے ہیں۔" اسے آئسکریم پکڑاتے زرش نے کہا۔

"زرش! آدھی رات کو چھت پر لا کر تم خوفناک باتیں کر رہی ہو۔" اسکی بات پر زرش ہنس دی۔

"ردا!" کچھ لمحوں بعد زرش نے اسے پکارا۔

"ایک گیم کھیلتے ہیں۔"

"کیسی گیم؟" وہ الجھی۔

"تم نے بتایا کہ تم اپنی زندگی سے مطمئن نہیں ہو۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ کون ہے جس نے تمہاری زندگی کا اطمئنان چھین لیا؟ وہ کون ہے جس نے تمہارے خواب چھین لیے؟ وہ کون ہے جس نے تمہاری زندگی کو بوجھ بنا دیا؟ جس نے تمہاری سانسیں بھاری کر دیں۔" ردا تھم گئی تھی۔ وہ کچھ نہ بولی بس زرش کو دیکھتی رہی۔

"ردا اپنی امیجینیشن میں اس شخص کو بلاؤ۔" ردا ایک دم کرسی سے اٹھی تھی۔ اسکی آنکھوں میں خوف تھا۔

"نہیں...میں اس شخص کا سامنا نہیں کر سکتی۔"

"تم اس سے آزادی نہیں چاہتی؟" زرش نے اسکا ہاتھ تھام کر نرمی سے سوال کیا۔

"اس سے آزادی ممکن نہیں!" اس کی آواز میں بے بسی تھی۔

"اگر تم چاہو تو کچھ بھی ممکن ہے۔" ردا کی آنکھوں میں خوف و بے بسی کے ساتھ نمی بھی تھی۔

"خود کو آزاد کر دو اس قید کی اذیت سے۔" ردا بے بسی سے واپس کرسی پر بیٹھی تھی۔

"میں نہیں کر پاؤں گی۔" آواز میں شکست واضح تھی۔

"خود کو ایک موقع دو۔" ردا نے گہری سانس لے کر اس خالی کرسی کو دیکھا اور دھیرے سے آنکھیں بند کیں۔

"اپنے دائیں جانب دیکھو۔اس کرسی پر اب کون موجود ہے؟" ردا نے اپنی آنکھوں کو مزید سختی سے بھینچا تھا۔

"ردا! تم کر سکتی ہو-آنکھیں کھولو-دیکھو کیا کوئی تمہارے انتظار میں ہے ؟"ردا نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں اور اسکی نظریں ساکت ہوئیں-

"ردا کیا وہ تمہارے سامنے ہے ؟"ردا کی آنکھوں کی نمی بڑھی تھی-

"کیا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے-"ردا نے دھیمے سے سر اثبات میں ہلایا-

"اسکے چہرے کے تاثرات کیسے ہیں ؟"زرش ردا کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی-

"دکھی!"

"اس کرسی پر بیٹھے شخص کو دیکھتے ہوئے تم خود کیسا محسوس کر رہی ہو ؟"

"قابل ترس!"جواب یک لفظی تھا-

www.novelsclubb.com

"اس سے وہ کہو جو تم کہنا چاہتی ہو-"اسکے چہرے پر نفرت و بے بسی کے تاثرات ابھر رہے تھے-

"ردا آج یہ انسان تمہیں ہر حال میں سنے گا، کہو اس سے جو کہنا چاہتی ہو۔"

"اسے بتاؤ کس طرح اسکے اعمال نے تمہیں متاثر کیا ہے۔"ردا خاموشی سے اس کرسی کو تک رہی تھی۔

"اسے بتاؤ جو بتانا چاہتی ہو مگر کبھی نہیں بتا پائی۔"اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"ردا!.."

"دیکھیں...آپ نے میرا کتنا نقصان کر دیا۔آپ نے مجھے اتنا جھکا دیا کہ...مجھے اپنے وجود سے نفرت ہو گئی ہے۔آپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا لگتا ہے اس بات پر وہ شخص کیسے رسپونڈ کرے گا؟"زرش کی آواز کہیں دور سے آ رہی تھی۔

ردا نے کرسی پر بیٹھی اپنی والدہ کو دیکھا جنکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

"آپ نے ایسا کیوں کیا؟"

"میری جان! میں نے جو بھی کیا تم لوگوں کے لیے کیا- میں تمہاری ماں ہوں تم سب کی بہتری چاہتی ہوں-" سامنے والے کی آواز میں بھی بے بسی تھی-

"نہیں!... آپ نے کچھ بھی ہمارے لیے نہیں کیا- آپ نے صرف اپنی انا کی تسکین کے لیے ہمیں تباہ کر دیا-"

"میری جان! مجھے سمجھنے کی کوشش کرو-"

"نہیں، آپ سمجھنے کی کوشش کریں کہ آپ کیا کر چکی ہیں- آپ نے پورا خاندان الگ کر دیا- آپ نے کبھی ہمیں سمجھنے کی کوشش نہیں کی- آپ نے ہمیشہ سب سے اوپر اپنی مرضی اور انا کو رکھا یہاں تک کہ آپ نے گھر توڑ دیا-"

"میرے ساتھ بھی زیادتی ہوئی ہے ردا-" وہ دکھ سے اسے یقین دلا رہی تھیں-

"میرے ساتھ ہمیشہ زیادتی ہوئی ہے،...ہمیشہ- مجھ سے تو پوچھو میں کیسا محسوس کرتی ہوں- بچے!... میرا گھر ٹوٹ گیا، میرے بچے مجھ سے بچھڑ گئے- تمہیں کیا لگتا ہے میں یہ چاہتی تھی؟"

"آپ یہی چاہتی تھیں- آپ کو کیا لگتا ہے آپ اپنے حسد میں کسی اور کا گھر توڑیں گی تو اللہ آپکا گھر برقرار رکھے گا؟" وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ الفاظ اسکی زبان سے ادا ہو سکتے تھے- سامنے والے کے چہرے پر سکتہ تھا-

"میں نے کسی کا گھر نہیں توڑا-" آواز کانپی تھی-

"آپ نے جتنی ضربیں اس گھر پر لگائیں وہ سب ہمارے گھر پر لوٹ آئیں- دیکھیں وہ سب مکمل ہیں، ادھورے تو ہم رہ گئے ہیں-"

www.novelsclubb.com

"غیروں کے لیے تم نے مجھے کٹہرے میں کھڑا کر دیا،... بالکل اپنے باپ کی طرح- ہمارا گھر تمہارے باپ نے توڑا ہے وہ ہی اپنے گلٹ کو مٹانے کے لیے مستقیم جبرائیل کو ہماری زندگیوں میں واپس لایا-"

"اور آپ نے کیا کیا؟"

"اگر میں ایسا نہ کرتی تو..."

"آپ کیوں اپنی غلطی قبول نہیں کر لیتیں؟ آپ کیوں اپنے گناہوں کو جسٹیفائے کر رہی ہیں؟ ایک بار سچ کہہ کر معافی مانگ لیں، ہماری زندگیوں کا سکوت لوٹ آئے گا۔"

"کیا معافی مانگنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا؟" ردا نے نم آنکھوں سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"ہم جتنا بھاگیں گے، ہمارے گناہ اتنا ہمارا پیچھا کریں گے۔ بس اب رک جاتے ہیں۔ میں تھک گئی ہوں اور جانتی ہوں آپ بھی تھک گئی ہیں۔ بس اب مزید دوسروں کو الزام دینے کی بجائے قبول کرتے ہیں اپنی غلطی۔"

انہوں نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"یہ میں نہیں کر سکتی۔"

"امی پلیز! ہمیں اس احساسِ جرم سے نکال لیں-" وہ بے بسی سے کہتی چہرے کو ہاتھوں میں چھپاتی روئی تھی-

"ردا!" زرش نے اسے نرمی سے پکارہ-

"اس سب میں تمہارا قصور کیا ہے؟"

"یہی کہ میں انکی بیٹی ہوں-" وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی-

"کیا یہ تمہاری غلطی ہے؟" زرش کے سوال پر گہری خاموشی چھائی تھی-

"ردا کیا یہ تمہاری غلطی ہے؟" سوال دہرایا گیا تھا-ردا نے اس خالی کرسی کو دیکھا-

"نہیں!" صرف ہونٹ ہلے تھے-

"کیا یہ تمہارے غلطی ہے؟"

"نہیں!" اس بار سرگوشی آئی تھی-

"کیا تم اپنے علاوہ کسی اور کے اعمال کی ذمے دار ہو؟"

"نہیں!"

"اس کرسی پر بیٹھے شخص کو بتاؤ کہ تم اسکی ذمے دار نہیں ہو۔"

"میں اسکی ذمے دار نہیں ہوں۔" وہ آہستگی سے بولی۔

"اونچی آواز میں اور صاف لفظوں میں بتاؤ۔"

"ردا کہو!"

"آپ نے، ابو نے اور فیض بھائی نے جو بھی کیا اس کی میں ذمے دار نہیں ہوں۔" وہ پختگی سے بولی۔

"ان سے کہو کہ وہ اپنے فیصلوں اور غلطیوں کی زمے داری خود اٹھائیں اور تمہیں اس فلٹ اور اذیت سے آزاد کر دیں۔ تم صرف اپنے اعمال کی ذمے دار ہو۔"

"میں صرف اپنے اعمال کی ذمے دار ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"ان سے کہو کہ وہ تمہیں زندگی میں آگے بڑھنے دیں- تمہارے قدموں کو نہ جکڑیں-"

"مجھے مؤو آن کرنے دیں-"

"ردا!" زرش نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھاما تھا- وہ سختی سے آنکھیں بھینچے بیٹھی تھی-

"انہیں معاف کردو، اس سب کے لیے جو انہوں نے کیا-"

"میں نے آپ سب کو ہر زیادتی پر معاف کیا-"

"یہ زندگی ایک سفر ہے- یہاں سب اپنے اپنے حصے کا سفر کر رہے ہیں- ہم نے صرف اپنے حصے کا سفر کرنا ہے- ہم صرف اپنے سفر کے ذمے دار ہیں-"

"اب اس خالی کرسی پر ردا کو بٹھاؤ- اس ردا کو جس نے تمہیں سوائے پچھتاؤں کے کچھ نہیں دیا- جس نے غلط فیصلے لیے- غلط لوگوں پر اپنے احساسات لٹائے- وہ ردا جو اپنے حق کے لیے بول نہیں پائی- اس ردا کو جسے کمتر سمجھتے ہوئے سب نے ہرٹ کیا- وہ ردا جسے تم نے ندامت اور شرمندگی کے باعث کہیں اپنے اندر قید کر دیا ہے

اس ردا کو واپس سامنے لاؤ اور اس کرسی پر بٹھاؤ-" ردا نے اس خالی کرسی کو دوبارہ نظروں کے سامنے رکھا-

"کیا وہ تمہارے سامنے موجود ہے؟" اس نے اثبات میں سر ہلایا- اسکے سامنے ایک کمزور سی بیزار لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس نے اپنی محرومیوں کو اپنے ماتھے کے بلوں کے پیچھے چھپایا ہوا تھا-

"یہ وہ ردا ہے جو تمہیں زندگی میں آگے بڑھنے نہیں دے رہی- یہ تمہاری خوشیوں کی راہ میں حائل ہے- یہ تمہیں کسی پر بھروسہ کرنے نہیں دے رہی کیا تمہیں اس پر غصہ آرہا؟"

"مجھے اس سے خوف آرہا ہے-"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟"

"یہ بظاہر کمزور نظر آنے والی لڑکی مجھے بہت پختگی سے اپنے کنٹرول میں لیے ہوئے ہے-میرا کنٹرول اسکے قبضے میں ہے- مجھ اس سے خوف آرہا ہے کیونکہ یہ تاریخ کو دہرائے گی اور مجھے مزید پچھتاوے تھمائے گی-"

"ٹھیک کہہ رہی ہو یہ تاریخ کو دہرائے گی- مگر تمہیں اسے سمجھانا ہوگا کہ اب تم میچیور ہو گئی ہو اپنی زندگی اور فیصلوں کا کنٹرول خود سنبھال سکتی ہو-تو اب وہ تمہیں ماضی کی ناکامیاں یاد دلا کر یہ جتانا چھوڑ دے کہ تمہارے ساتھ مستقبل میں بھی یہی ہوگا-اسے بتاؤ کہ تم نہ ماضی کی غلطیاں دہراؤ گی اور نہ مستقبل میں ناکام ہوگی- "

"اپنے سامنے بیٹھی ردا سے ڈرو نہیں-وہ خطرناک نہیں ہے،وہ تو خود ڈری ہوئی ہے-دھیان سے دیکھو اسکے چہرے کا خوف-وہ تم سے محبت کرتی ہے-وہ بس تمہیں ہر شر سے بچانا چاہتی ہے-ماضی میں بھی اس نے جو فیصلے کیے وہ تمہیں بچانے کے لیے کیے تھے-میں جانتی ہوں تمہیں ان فیصلوں پر شرمندگی ہے-مگر

www.novelsclubb.com

تم دیکھو وہ چھوٹی ہے، امچیور ہے-اس وقت جو بہترین فیصلہ وہ کر سکتی تھی اس نے کیا-ان فیصلوں پر تمہیں شرمندہ نہیں ہونا بلکہ انہیں اون کرنا ہے، انکی ذمے داری لینی ہے- کیا تم اپنے غلط فیصلوں کی ذمے داری لے کر اس کمزور ردا کو معاف کرنے کو تیار ہو؟"

"میں نے خود کو اپنے ہر غلط فیصلے کے لیے معاف کیا- آج سے تم میرے راستے میں نہیں آؤ گی- آج سے میرے فیصلے میں خود کروں گی، غلط یا صحیح میں انکی ذمے داری خود لوں گی-"

"ردا اسے بتاؤ کہ اس نے اپنی عمر میں بہترین فیصلے کیے- تمہیں اس پر شرمندگی نہیں بلکہ فخر ہے کہ اس نے مشکلات کے طوفان میں ہمت نہیں ہاری بلکہ تنہا ہی لڑتی رہی-" ردا نے وہ الفاظ دہرائے-زرش خاموش ہو گئی-ردا کئی منٹ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی رہی، پھر دھیرے سے اپنے بھیگے چہرے کو صاف کیا اور زرش کو دیکھا-

www.novelsclubb.com

"کیسا محسوس کر رہی ہو؟" زرش نے سوال کیا تھا-

"ایسا لگ رہا ہے جیسے یہاں سے ایک بوجھ اترا ہے-" اپنے سینے پر دائیاں ہاتھ رکھے وہ بولی تھی-زرش مسکرائی تھی-

"یہ تم نے ابھی کیا کیا تھا؟" وہ حیرت سے سوال کر رہی تھی-

"جو کیا تم نے ہی کیا، میں نے تو بس تمہارے احساسات کو باہر آنے کا راستہ دکھایا ہے-"

"تم اپنے سیشنز میں یہی کرتی ہو؟" اسکی حیرت پر زرش مسکرائی تھی-

"یہ سائیکالوجی کی ایک تکنیک تھی، جو میں نے تمہاری ساتھ استعمال کی-اپنے سیشنز میں ہم ایسی کئی تکنیکیں استعمال کرتے ہیں-"

www.novelsclubb.com

"تو یہ تکنیک ہپناٹائز کرتی ہے؟" ردا کو لگ رہا تھا کہ زرش نے اسے ہپناٹائز کیا تھا-

اس کی بات پر زرش ہنس دی تھی-

"میں نے صرف تمہارے انزیزولوٹراما کو سمجھنے میں تمہاری مدد کی ہے-اس سے صرف اتنا ہوا ہے کہ تمہارے سامنے تمہارے خیالات واضح ہو گئے ہیں-اب تم جانتی ہو تمہارے ساتھ پرابلم کہاں ہے اور تمہیں کہاں محنت کی ضرورت ہے- اس سے تمہارا کوئی مسلہ حل نہیں ہوا مگر تمہاری خود سے ملاقات ضرور ہو گئی ہے اور تم جان گئی ہو کہ تمہیں خود کو دوسروں کے فیصلوں کی سزا نہیں دینی،نہ کسی کو الزام دینا ہے-اپنی ذات کی ذمے داری خود اٹھاؤ-اپنے فیصلے خود لو اور مایوسی کو چھوڑ کر اللہ پر بھروسہ کرو-"ردا نے بہت محبت سے زرش کو دیکھا تھا-

یہ لڑکی ہر بار خود سے محبت کی نئی وجہ اسے تھما دیتی تھی-

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

www.novelsclubb.com

صبح صبح ہی تایا جان وغیرہ لوٹ گئے تھے-ان سب نے کل نکلنا تھا اور پرسوں نکاح تھا-

"امی مان جائیں نا..."نویرہ انہیں مناتی ہوئی بولی تھی-

"نویرہ کیسی بچوں جیسی باتیں کر رہی ہو، شادیاں ایسے تھوڑی ہو جاتی ہیں- بہت تیاریاں کرنی ہوتی ہیں- تم تو سمجھو-" چائے کی پتیلی میں دودھ ڈالتے ہوئے وہ بولیں- پاس کھڑی نویرہ نے پلٹ کر دروازے کی اوٹ سے جھانکتے مستقیم کو دیکھا، اس نے آنکھوں سے مزید اصرار کرنے کا اشارہ کیا-

"امی! شادی کا ابھی کون کہہ رہا ہے بس نکاح ہی تو کرنا ہے-"

"نکاح کی بھی سو تیاریاں ہوتی ہیں- اور ایسے تھوڑی ہوتا ہے کہ کسی اور کے نکاح پر ہم بھی اپنے بچوں کا نکاح کر دیں- تم نے بلاوجہ بڑے ابا کی فرمائش کو سیریئس لے لیا ہے-"

"امی اچھا ہے نا سب مہمان اکٹھے ہوں گے- اور زرش کا بھی تو سوچیں وہ اپنے تایا کو اپنے بابا کی جگہ سمجھتی ہے، اسے کتنا اچھا لگے گا کہ اسکا نکاح اسکے تایا کی سرپرستی میں انکے گھر ہو-" چائے کپ میں ڈالتی خدیجہ بیگم ایک لمحے کو رکیں- مستقیم نے

مسکرا کر نویرہ کو تھمبز اپ کا سائن دکھایا تھا۔اب شاید بات بن سکتی تھی۔ تبھی پیچھے سے کسی نے اسکے کان کو پکڑا تھا، وہ چونک کر پلٹا۔

"ابو!"

"چھپن چھپائی کیا کھیل رہے ہو، بہادر بنو اور خود اپنی امی کو مناؤ۔" اسکا کان چھوڑتے ہوئے انہوں نے مشورہ دیا۔ مستقیم مسکرا دیا۔

"آپکی طرح؟ بڑے ابا بڑی تعریف کرتے ہیں آپکی بہادری کی۔" جبرائیل صاحب کی گردن اکڑی تھی بالکل بڑے ابا کی طرح۔

"خدیجہ بیگم! کیوں ظالم سماج بنی ہوئی ہیں؟ مان جائیں نا۔" اندر بڑھتے ہوئے جبرائیل صاحب بولے تھے۔

www.novelsclubb.com

"لو جی آپ بھی؟ میں تو صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ نکاح منّی کی کزن کا ہے تو اچھا نہیں لگتا اسی دن ہم بھی.."

"اس بات کی آپ فکر نہ کریں، اصل میں حسن نے ہی بڑے ابا کے سامنے یہ نکاح والی بات رکھی ہے وہ چاہتا ہے کہ زرش کا نکاح اس کے گھر ہو بالکل اسکی بیٹی کی طرح- مائرہ اوہان کو کوئی اعتراض نہیں تو آپ بھی مان جائیں-"

"سچ کہوں تو میرا دل نہیں مانتا، حسن آفندی کے خاندان سے کبھی خیر موصول نہیں ہوئی اس بار میں کوئی رزک نہیں لینا چاہتی-"

"امی! آپ نے کبھی دیکھا ہے کہ وہ بچے کس طرح اپنے تایا کی طرف لپکتے ہیں؟ اس سب کے باوجود جو انکے تایا نے ان کے ساتھ کیا- خون کے رشتے کہاں چھوٹتے ہیں، اب آپ خود ہی کو دیکھ لیں بڑے ابا نے جتنا بھی غلط کیا اس کے باوجود ہمارے مشکل وقت میں صرف وہی کام آئے- تو جب خون کے رشتے چھوٹتے ہی نہیں تو ماضی کو بھلانے میں ہی بہتری ہے-" نویرہ کی بات پر انہوں نے گہرا سانس لیا-

" چلیں پھر مائرہ اوہان سے مشورہ کر لیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں- لیکن شادی میں پوری تیاری سے کروں گی- سو ارمان ہیں میرے-"

www.novelsclubb.com

"کرتی رہیے گا ارمان پورے ابھی تو آپ کے اور بچے بھی باقی ہیں-" جبرائیل صاحب کی بات پر وہ مسکرادیں-

"اب ٹھیک ہے؟" جبرائیل صاحب نے پلٹ کر مستقیم سے سوال کیا تو وہ مسکرا کر پلٹ گیا-

ooooooooooooooooooooooo

"تو نکاح کیا اسلام آباد میں ہو گا؟"

"ہاں سوچتے ہم کیا ہیں اور ہوتا کیا ہے-" مائرہ گہرا سانس لے کر بولی تھی-

"مائرہ آپی آپکوں ہیں لگتا کہ یہ سب کچھ زیادہ تیزی سے ہو رہا ہے؟" اوہان کی بات پر بیگ پیک کرتی وہ رکی-

"ہمم لیکن میرا خیال ہے کہ اسی میں بہتری ہے- اگر بابا ہوتے تو اس فیصلے پر یقیناً خوش ہوتے- جب ہم مستقیم کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں تو دیر کرنے کا فائدہ بھی نہیں ہے- میں تو بس اس بات پر خوش ہوں کہ دونوں خود ہی راضی ہو

گئے اب زرش یہیں میرے پاس رہے گی- یہ شادی ہو جائے تو تمہارے لیے بھی پیاری سی دلہن لائیں گے-" مائرہ مسکراتے ہوئے بولی-

"تایا جان کا فون آیا تھا میرے پاس-"

"کیا کہہ رہے تھے؟"

"شکریہ ادا کر رہے تھے کہ ہم نے انہیں اپنے باپ کے جگہ سمجھتے ہوئے نکاح وہاں کرنے کا فیصلہ کیا-"

"بہت بدل گئے ہیں وہ-" بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے وہ بولی-

"صرف وہ نہیں سب ہی بدل گئے ہیں مجھے صرف یہ ٹینشن ہے کہ نکاح پر تائی جان بھی ہوں گی نا جانے وہ کیا کرتی ہیں-"

"فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہو گا- لو تمہارا اور حدید کا بیگ پیک ہو گیا اگر مزید کچھ رہتا ہے تو بتا دو تھوڑی دیر میں ہم مارکٹ جا رہے ہیں لے آئیں گے-"

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

www.novelsclubb.com

وہ سب تیاری مکمل کر کے صبح ناشتے کے بعد ہی نکلے تھے- بڑے ابا اور پھوپھو ثمرین کی فیملی بھی ساتھ تھی-ابو بکر کو کورٹ جانا پڑ گیا اس لیے اس نے بعد میں نکلنا تھا- جبرائیل صاحب اور زریب نے بھی ایک دو کام نپٹانے تھے تو خدیجہ بیگم اور نویرہ نے بھی بعد میں انکے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا-

سفر میں تقریباً سب سوتے گئے تھے کیونکہ پچھلی رات تیاریوں میں ہی گزر گئی تھی-

"بڑے ابا وہان کی گاڑی میں پیسنجر سیٹ پر تھے- جبکہ پیچھے زرش مائرہ اور ہانیہ بیٹھی ہوئی تھیں-

جھٹکے پر زرش نے آنکھیں کھول کر دیکھا مائرہ کی گود میں ہانیہ سو رہی تھی جبکہ بڑے ابا سکون سے ارد گرد کا جائزہ لے رہے تھے-زرش نے موبائل نکال کر وقت دیکھا تو دو بج رہے تھے، مطلب ظہر کی نماز آج سفر میں ہی قضا ہونے والی تھی-اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا تو چونکی-

www.novelsclubb.com

"اوہان یہاں سڑک کے دائیں جانب میں نے پچھلی بار ایک مسجد دیکھی تھی، کیا وہ گزر گئی ہے؟" بڑے ابا نے بھی نظریں دائیں جانب پھیریں تھیں۔

"نہیں! اب تک تو میں نے کوئی مسجد نہیں دیکھی۔"

"اگر نظر آئے تو روکنا نماز کا وقت ہے۔"

"کوئی ضرورت نہیں ہے وہیں پہنچ کر پڑھ لیں گے۔" بڑے ابا دو ٹوک بولے تھے۔

"لیکن بڑے ابا تب تک نماز قضا ہو جائے گی۔" زرش نرمی سے بولی۔

"سفر میں اتنی چھوٹ ہوتی ہے۔" انکی بات پر وہ خاموش ہو گئی۔

تبھی اوہان کا موبائل بج اٹھا۔ کال اٹینڈ کر کے اس نے کان پر لگایا۔

"ہاں بولو مستقیم؟"

"کچھ آگے جا کر ایک مسجد آنے گی، گاڑی روکنا نماز پڑھ لیں گے-"اوہان نے کن اکھیوں سے بڑے ابا کو دیکھا-

"لیکن بڑے ابا کہہ رہے ہیں کہ وہیں پہنچ کر پڑھیں گے-"اسکی بات پر بڑے ابا نے اسے دیکھا-

"لاؤ مجھے فون دو-"اوہان نے فون انہیں تھمادیا-زرش کچھ حیرت سے دیکھ رہی تھی-کیا مستقیم نے بھی نماز کے لیے گاڑی رکوانے کا کہا؟

"ہاں بولو؟"فون کان سے لگائے سنتے ہوئے ایک دم انہوں نے فون کو کان سے ہٹا کر گھورا تھا-

"باپ کی طرح ضدی ہو-ٹھیک ہے روک لینا-لیکن زیادہ دیر نہیں ہونی چاہیے-"انکی بات پر زرش کی حیرت سے آنکھیں کھلیں-

"اوہان روک لینا گاڑی-"اوہان کو موبائل واپس پکڑاتے ہوئے بولے-

"اپنے پوتے کی فوراً بات مان لی اور مجھے کتنے آرام سے اگنور کر دیا-" تبھی مسجد نظر آنے لگ گئی-اس سڑک پر دور دور تک کوئی آبادی نہ تھی- سڑک کے گرد لگے درختوں کے درمیان وہ اکیلی کچی مسجد تھی- جس کا ایک چھوٹا سا کمرہ اور بڑا صحن تھا-

مستقیم کی گاڑی سب سے آگے تھی-سب سے پہلے اسکی گاڑی رکی تھی-

ooooooooooooooooooo

"میں سائنسدان بنوں گا اور بڑی بڑی انوینشنز کروں گا-" گاڑی کی پیسنجر سیٹ پر بیٹھے حدید نے پلٹ کر خبر دی تھی-اسی کے ساتھ اسی سیٹ پر بیٹھے ازلان نے متاثر ہوتے ہوئے اسے دیکھا تھا-

www.novelsclubb.com

"انوینشنز ایسے ہی نہیں ہو جاتیں، بلکہ اس کے لیے پوری دنیا سے کٹ کر تنہا درخت کے نیچے سونا پڑتا ہے-" امل کی لوجک پر سب نے اسے ایسے دیکھا تھا جیسے اسکی عقل کو داد دی ہو- بس مستقیم کا دھیان ان کی طرف نہیں تھا-

پچھلی سیٹ پر ملکہ، امل اور زوہا بیٹھی ہوئی تھیں۔

"ہیں؟ درخت کے نیچے کیوں سونا پڑتا ہے؟" ملکہ نے چونک کر پوچھا۔

"درخت کے نیچے سوئے گا تبھی سیب سر پر گرے گا اور سائنسدان کی عقل کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل ہوگی۔" امل نے ملکہ کو سمجھایا۔

"پھر تو چاچا اللہ دتہ بھی سائنسدان ہوا۔ سارا دن بس درخت کے نیچے سویا رہتا ہے کوئی کام نہیں کرتا۔" ملکہ ہنس کر بولی تو حدید اور ازلان بھی ہنس دیے جبکہ امل نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"تمہیں بڑے ہو کر کیا بننا ہے ملکہ؟" ازلان نے سیٹ کے اوپر چڑھ کر پیچھے کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"دولہن!" ملکہ سرگوشی کے انداز میں بول کر ہنس دی تو امل نے اسکے بازو پر تھپڑ دے مارا۔

"صبر کرو پہنچ کر زرش آپی کو بتاؤں گی کہ آجکل تمہارا دماغ ہوتا کہاں ہے، کیوں تم پڑھتی نہیں ہو-"امل اسے دھمکی دیتے ہوئے بولی-

"ہاں تو اس میں کیا برائی ہے اب تو ان کی بھی شادی ہو رہی ہے-"وہ بھی امل کی طرح سرگوشی میں بولی تھی-

"شادی کرنے سے پہلے پڑھ کر اپنا نام بنانا ہوتا ہے، تم چاہتی ہو ہمیشہ یوں ہی دوسروں کے گھر کام کرتی رہو؟"

"شادی کے بعد تھوڑی کام کروں گی-"ملکہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی-

"تو کیا تمہارے خاندان کی باقی عورتوں نے شادی کے بعد کام چھوڑ دیا؟"

"نہیں مگر میں..."

www.novelsclubb.com

"خوشفہمیوں میں مت رہو، شادی میں کوئی برائی نہیں مگر ہم چاہتے ہیں کہ تم اس سے پہلے اپنے پیروں پر کھڑی ہو جاؤ- لیکن اگر تم نے پوری زندگی یوں ہی گزارنی ہے تو کم از کم مجھے تم سے دوستی نہیں رکھنی-"امل سخت لہجے میں بولی تھی-

ازلان چاہ کر بھی پیچھے کی بڑبڑ نہیں سمجھ پا رہا تھا-اس نے مستقیم کی جانب دیکھا-

"مستقیم ماموں! آپ بچپن میں بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے تھے؟" مستقیم چونکا تھا-

ازلان کے سوال پر سب نے پر تجسس انداز میں مستقیم کی جانب دیکھا تھا-

"بدھو! ظاہر ہے ڈپٹی کمشنر بننا چاہتے تھے-" زوہا نے ازلان کی عقل پر افسوس کرتے ہوئے کہا تو مستقیم مسکرا دیا-

"کیا واقعی؟" ازلان نے حیرت سے تصدیق چاہی-تو وہ خاموش ہی رہا-

"باقی سب کی بہت فکر ہے، اپنا بتاؤ تم کیا بنو گے بڑے ہو کر؟ حدید کی دو نمبر کاپی بننے کے علاوہ؟" امل کے طنزیہ سوال پر حدید نے پلٹ کر اسے گھورا تھا-اب وہ ایک نئی جنگ کے لیے تیار تھے-

مستقیم نے گہرا سانس لیا-اسے کچھ یاد آیا تھا-اس نے وقت دیکھا، تو ظہر کا وقت تھا-پچھلی بار اسلام آباد سے واپسی پر اس نے اسی سڑک پر ایک مسجد دیکھی تھی-

www.novelsclubb.com

اوہان کو فون کر کے اس نے مسجد کے پاس گاڑی روکنے کا کہا-اور حسبِ عادت بڑے ابا کو اعتراض تھا-

"بڑے ابا! آپکی خوشی کے لیے میں یہاں ہوں،اب کم از کم آپکو میری اتنی تو ماننی چاہیے-"وہ مسکراتے ہوئے دھیرے سے بولا تھا- بڑے ابا مان گئے تو اس نے مسکرا کر کال کاٹی اب بڑے ابا سمجھتے ہیں کہ وہ انکی خوشی کے لیے اتنی جلدی نکاح کو مان گیا تو سمجھنے دو- فون پر رافع کا نمبر ملاتے ہوئے اسے نے سوچا-

باقی سب آپس میں ہی مصروف تھے- فون رکھتے ہوئے اس نے باقی سب کو دیکھا- اور گہرا سانس لیا- امل اور حدید جنگ کے لڑاکے سپاہی تھے اور زوہا اور ازلان جنگ بندی کی کوشش میں تھے- اور ملکہ جنگ میں لگی آگ کو ہوا دے رہی تھی- سارا راستہ ان بچوں نے یہی کام کیا تھا-

www.novelsclubb.com

اس نے ایک طرف گاڑی روکی- پیچھے ہی اوہان کی اور رافع کی گاڑیاں رکی تھیں-

"یہ اچھا کیا ہم تھک گئے تھے؟"گاڑی کے رکتے ہی امل چہل کر بولی-

"دو گھنٹے ہوئے نہیں ہیں گاڑی میں بیٹھے اور تم تھک گئی؟" حدید حیرت سے بولا۔

"تو مجھے کونسا سفر کی عادت ہے۔ ہم مسجد میں کیوں رکے؟" گاڑی سے اترتے ہوئے اس نے سامنے کھڑی مسجد کو دیکھ کر سوال کیا۔

"نماز کے لیے۔" گاڑی کو لاک کرتا مستقیم پہلی بار ان سے مخاطب ہوا تھا۔

"یقیناً یہ نماز کا مشورہ زرش خالہ کا ہو گا۔" زوہا خبر نشر کرنے کے انداز میں بولی تو مستقیم آگے بڑھتا مسکرا دیا۔

oooooooooooooooooooo

موسمِ بہار تھا۔ ہر طرف ہرے بھرے درخت اور پھول تھے۔ گرمیوں کا آغاز تھا لیکن آج موسم اچھا اور ٹھنڈا تھا۔

www.novelsclubb.com

گاڑیوں سے اتر کر وہ اس جگہ کا جائزہ لینے لگ گئے۔ مسجد کا کوئی دروازہ نہیں تھا۔ مستقیم اس مسجد کے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ بڑے ابا گاڑی کا دروازہ کھولے وہیں بیٹھے رہے۔

"بہت خوبصورت ہے یہ جگہ۔"زرش آس پاس کی ہریالی دیکھ کر بولی۔

"وضو کدھر کریں گے؟"مائرہ نے نظریں دوڑاتے ہوئے سوال کیا۔

"مسجد ہے تو وضو کی جگہ بھی ضرور ہو گی۔"زرش نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
مسجد کا صرف ایک کمرہ اور کچا صحن تھا وہاں واضح کوئی وضو کی جگہ نہیں تھی۔اسی لیے وہ مسجد کے پیچھے کی طرف بڑھ گئی۔

"ہم اس طرف چلیں، چلو سٹریک بناتے ہیں۔"امل ایک درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو زوہا اس کے ساتھ چل دی۔

"بڑے ابا سے ذرا بچ کر۔"زوہا گاڑی میں بیٹھے بڑے ابا کو دیکھتی بولی۔

"بڑے ابا کیا یہاں گاڑی روکنا ضروری تھا؟ وہاں دوپہر کے کھانے پر ہمارا انتظار ہو رہا ہے۔اس طرح بہت دیر ہو جائے گی۔"ثمرین بڑے ابا کے قریب آکر بولی تھی۔

"نماز پڑھنے کے لیے رکے ہیں۔"بڑے ابا سنجیدگی سے بولے تھے۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن ہم سفر میں تھے، وہیں جا کر پڑھ لیتے-اب یہ بھی تو اچھی بات نہیں ہے کہ انہیں کھانے کے لیے انتظار کروائیں-"

"بس اب رک گئے نا- کدھر ہیں بچے؟اور مستقیم نے مسجد میں دیکھا ہے؟اندر کوئی ہے یا نہیں؟" بڑے ابا سختی سے جواب دے کر مستقیم کو ڈھونڈنے لگے-

ثمرین پھوپھو خاموش ہو گئیں-

"وہاں سے پانی آرہا ہے-ادھر شاید وضو کی کوئی جگہ ہو-" زرش اوہان کی طرف آتی بولی تھی-

"ہاں چلو دیکھتے ہیں-" اوہان اس کے پیچھے چلا-

"ہم بھی آتے ہیں-" حدید اور ازلان بھی ان کے پیچھے چلے-

"میں بھی آتا ہوں-" سعد نے موبائل پر مصروف رافع کو دیکھا اور انکے پیچھے چل دیا-

"ہم بھی آرہے ہیں-" امل اور زوہا سب کو ایک طرف جاتا دیکھ انکے پیچھے بھاگیں-

www.novelsclubb.com

" کبھی موبائل سے باہر بھی نکل آیا کرو-اپنے آس پاس دیکھو سب ان لمحوں کو انجوائے کر رہے ہیں اور تم.اب بھی موبائل پر مصروف ہو-" ثمرین پھوپھو رافع کی جانب آتی بولی تھیں-رافع نے انہیں سنا ان سنا کر دیا-

"تمہارا رداسے رویہ سب نے نوٹ کیا تھا-اب جا رہے ہو تو طریقے سے بات کر لینا-ہم ہر کسی کو جواب نہیں دے سکتی-" رافع نے ایک نظر انہیں دیکھا مگر خاموش رہا-

"کل تمہارے ابو بھی آ رہے ہیں تو ان سے بھی اپنا رویہ.."

"یہ سب کتنی دفعہ دہرائیں گی؟" وہ سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا-

"میرے اتنی دفعہ دہرانے کا کیا فائدہ؟ تم کونسا مان لیتے ہو-"

"مان تو رہا ہوں اور کیا چاہتی ہیں آپ؟"

"اسے ماننا کہتے ہیں؟ کسی سے سیدھے منہ تم بات نہیں کر رہے-ہر بندہ مجھ سے وجہ پوچھ رہا ہے-ذرا اسعد کو دیکھو وہ کتنی جلدی سب کے ساتھ گھل مل گیا ہے-"

www.novelsclubb.com

رافع نے گہرا سانس لے کر انکی جانب برہمی سے دیکھا تھا۔

"کتنی دفعہ کہوں کہ مجھے اپنے بیٹے سے کمپیئر مت کیا کریں۔"

"تم بھی میرے ہی بیٹے ہو۔"

"کیا واقعی؟ یہی بات اپنے شوہر کے سامنے بولنے کی ہمت ہے؟"

"کیا یہ وقت ہے ان جھگڑوں کا؟ تم اس وقت اپنی ماں سے یہ سوال کرو گے؟" وہ خفا ہوئی تھیں۔

"آپ بھی مجھ سے سوال مت کیا کریں۔ میں جتنا کر رہا ہوں وہ آپ کے لیے کافی ہونا چاہیے۔" تلخی سے کہتا وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔ ثمرین پھوپھو نے گہرا سانس لیا تبھی انکی نظر اپنی جانب آتے اوہان پر گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا دیں۔

"نماز پڑھنے کی جگہ بنی؟" وہ مسکراتی سوال کر رہی تھیں۔

"میں دیکھتا ہوں-" سنجیدگی سے کہتا وہ مسجد کی اندرونی جانب بڑھ گیا جبکہ ثمرین پھوپھو کی نظروں نے آخر تک اسکا پیچھا کیا-

وہ اندر آیا تو مستقیم کو صفیں جھاڑتا ہوا پایا-

"یہاں تو بہت مٹی ہے-لگتا ہے کبھی کوئی آیا نہیں-" وہ اس کے قریب بڑھتا ہوا بولا-

"جگہ بھی توانجان ہے-آس پاس آبادی بھی نہیں ہے-شاید کسی نیک آدمی نے مسافروں کے لیے ہی مسجد بنائی ہے- تبھی کوئی تالا نہیں لگا تھا-" مستقیم اسکی جانب دیکھتا بولا-

"ہمم ! وضو کی جگہ زرا پیچھے کر کے باغوں میں بنی ہوئی ہے- باہر صفیں بچھا لیتے ہیں پھر وضو کرتے ہیں-"

صفیں بچھا کر وہ وضو کے لیے بڑھ گئے- بڑے ابا نے باغوں میں جانے سے صاف منع کر دیا- ثمرین پھوپھو انہیں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئیں- باقی سب وضو کے لیے چل دیے-

"زی! آپ تو سوچتی ہوں گی کہ میں امریکہ رہتا ہوں تو مجھے تو وضو نہیں آتا ہوگا؟" حدید نلکا چلا رہا تھا اور سعد وضو کرتے ہوئے سوال کر رہا تھا- زرش نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا-

"لیکن میں امریکہ میں رہنے کے باوجود بھی کافی مذہبی ہوں-" وہ فخر سے بولا تھا- مستقیم نے انکی طرف آتے ہوئے گھور کر اسے دیکھا تھا-

"صرف وضو سے آپ مذہبی ہو گئے؟ اور میرا خیال ہے ہر مسلمان وضو اور نماز سے تو بخوبی واقف ہوتا ہے-" امل کی بات پر سعد نے اسے ترچھی نظروں سے دیکھا-

"یہ بچی بہت تیز ہے-" سعد آگے بڑھتے ہوئے امل کو گھورتے ہوئے بڑبڑایا-

www.novelsclubb.com

"بچی؟ اگلے سال میں یونیورسٹی جوائن کر رہی ہوں-" امل اس کی تصیح کرتی ہوئی بولی-

"زی! کیا یہ واقعی آپکی بہن ہے؟ آپ پر تو بالکل ہی نہیں گئی-"

"'زرش' بولنا کیا بہت مشکل ہے؟" مستقیم نلکے کی جانب بڑھتا ہوا بولا-

"یہ بلاوجہ مجھ سے جیلس رہتا ہے- ایک تو میری منگیتر چرالی پھر بھی پتہ نہیں کس چیز کی جیلسی ہے؟" مستقیم کی جانب افسوس سے دیکھ کر بولا- اوہان نے اسے گھور کر دیکھا-

oooooooooooooooooo

سب وضو کر چکے تھے جب وہ تنہا ان کی طرف آیا- امل کے اشارے پر زرش جھک کر چمبیلی کے پھول دیکھنے لگی-

وہ اس وقت وضو کر رہا تھا- تبھی وہ پلٹی- سورج کی شعاع کسی چمکتی چیز سے ٹکرا کر اسے آنکھیں میچ لینے پر مجبور کر گئی- اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں-

بہت کچھ جھماکے کی طرح یاد آیا تھا۔

اس نے وضو کرتے شخص کو دیکھا اور پھر اسکی نظریں پھسلتی ہوئی اس چمکتی شے پر جا ٹکیں۔ایک لمحے کے لیے وہ سن ہو گئی۔

"زرش خالہ آپ کے لیے پھول توڑوں؟"زوہا کے سوال پر اس نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

"ہاں توڑ لیتے ہیں۔"جواب امل کی طرف سے آیا تھا۔

زرش نے پھر پلٹ کر اس شخص کی جانب دیکھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

مستقیم جبرائیل کی امامت میں نماز پڑھی گئی۔

نماز کے بعد وہ اپنے سفر پر گامزن ہو گئے۔بڑے ابا اب کی بار مستقیم کی گاڑی پر تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری گاڑی زیادہ بڑی اور آرام دہ ہے- کیا سرکاری ہے؟" انہوں نے ونڈو سکرین سے باہر دیکھتے ہوئے سوال کیا- مستقیم نے اثبات میں سر ہلا دیا-

بڑے ابا کی وجہ سے بچے سب اوہان کی گاڑی میں ٹک گئے تھے اور زرش اور مائرہ مستقیم کی گاڑی میں تھے-

"میں تمہارے باپ سے بھی یہی چاہتا تھا کہ وہ اپنا کریئر بنائے- یوں سرکاری گاڑی اور بنگلہ حاصل کرے- اگر اس نے میری سنی ہوتی تو تم سب کا بچپن اتنی غربت میں نہ گزرتا-" مستقیم خاموش ہی رہا- جبکہ زرش کو انتظار تھا کہ وہ کیا جواب دیتا ہے-

"میں نے کبھی تمہارے باپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھی- جس مسجد میں اس نے امامت شروع کی، میں نے اس مسجد جانا چھوڑ دیا-" بڑے ابا کچھ دیر بعد بولے- اب کی بار مستقیم نے انہیں ایک لمحے کو دیکھا تھا-

www.novelsclubb.com

"لیکن آج قسمت نے مجھے دوسری بار اپنے پوتے کے پیچھے نماز پڑھنے پر مجبور کیا ہے-" بڑے ابا دھیرے سے ہنس کر بولے-

"آج میں سوچ رہا ہوں کہ یہ اتفاق کبھی میرے بیٹے کے ساتھ کیوں نہیں ہوا؟ کبھی ایسے حالات پیدا کیوں نہیں ہوئے کہ میں جبرائیل کے پیچھے اسکی امامت میں نماز پڑھتا؟" وہ خلا میں دیکھتے بول رہے تھے-

"تم سب کو لگتا ہوگا نا کہ تمہارا دادا کتنا گنہگار آدمی ہے جس نے تمہارے باپ کو امامت کے جرم میں گھر سے نکال دیا-" بڑے ابا اب کی بار مسکرائے تھے- مستقیم اب بھی کچھ نہ بولا تھا- جبرائیل صاحب نے کبھی اپنے گھر اور خاندان سے دور رہنے کی کوئی وجہ نہیں بتائی تھی انہوں نے کبھی اپنے بچوں کے سامنے اپنے باپ کو گنہگار نہیں کیا تھا-

www.novelsclubb.com

"آج مجھے بھی اپنا آپ گنہگار لگا- لیکن میرا خدا گواہ ہے میں نے اسے امامت کی وجہ سے گھر سے نہیں نکالا تھا-" زرش پہلی بار بڑے ابا کی طرف کی کہانی سن رہی تھی-

"ہاں میں نے اسکی امامت کی مخالفت ضرور کی تھی- جبرائیل میرا وہ ذہین بچہ تھا جس سے مجھے بہت کامیابیوں کی امید تھی- مگر اس نے میری ہر امید پر پانی پھیر کر الگ راستہ چنا- میری ہر خواہش اس نے رد کی- میں ناچاہتے ہوئے بھی اس سے بد گمان ہو گیا- امامت اسکی ضد بن گئی اور امامت کی مخالفت میری ضد بن گئی-" اب کی بار انہوں نے مستقیم کی جانب دیکھا تھا جو خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا-

"کچھ کہو گے نہیں؟" انہوں نے سوال کیا-

www.novelsclubb.com

"کیا میں کچھ کہہ سکتا ہوں؟" اسکے سوال پر بڑے ابا نے اثبات میں سر ہلایا- مستقیم نے فرنٹ مرر سے پیچھے بیٹھیں مائرہ اور زرش کو دیکھا- گہرا سانس لیا-

"حسن آفندی کا اس کہانی سے کیا تعلق ہے؟" زرش نے چونک کر اسکی پشت کو دیکھا تھا-

بڑے ابا خاموش ہو گئے- مستقیم نے دوبارہ مرر کی جانب دیکھا اب کی بار زرش اسکو ہی دیکھ رہی تھی-

زرش نظریں موڑ گئی-

اور مستقیم نے گہری سانس خارج کی-

oooooooooooooo

"ابو! ثقلین کے ڈیڈ چاہتے ہیں کہ وہ بڑا ہو کر نیوز اینکر بنے- آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں بڑا ہو کر کیا کروں؟" بارہ سالہ مستقیم جبرائیل نے نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے ایک دم یاد آنے پر سوال کیا تھا- ہر طرف صبح کا نیلگوں اندھیرہ تھا-

جبرائیل صاحب متبسم سا مسکرائے تھے-

"میں چاہتا ہوں میرا بیٹا میری طرح امامت کرے-"

"امامت کیوں؟" اسے مایوسی سی ہوئی تھی، اسے کچھ بڑا سننے کی امید تھی جیسے ڈاکٹر، انجینئیر یا پائلٹ-

"مجھے آپکا وہ ادھورا خواب پورا کرنا تھا جو آپ خود نہ کر پائے-" ہاں کچھ ایسے الفاظ بولے تھے ثقلین نے-وہ سوچتا ہوا بولا تھا-

جبرائیل صاحب دھیما سا ہنس دیے-

"میرا خواب تو امامت ہی تھا، اور وہ میں نے پورا کر لیا-" پاؤں دھوتے ہوئے وہ محبت سے بولے تھے-

"امامت کیوں؟" وہ پھر الجھا تھا- بھلا اس میں کیا خاص تھا یہ تو کوئی بھی کر سکتا تھا- خواب تو وہ ہوتا ہے جو منفرد ہو اور ہر کوئی نہ کر سکے-

"اچھا یہ بتاؤ دین کے تمام اعمال میں سب سے اہم کیا ہے؟" جبرائیل صاحب نے مسجد کے اندرونی ہال میں داخل ہوتے ہوئے اس سے سوال کیا-

"کیا ہے؟" وہ الجھا-

"نماز!" صفوں کو کھینچ کر باہر نکالتے ہوئے انہوں نے کہا تو مستقیم نے بھاگ کر دوسری جانب سے صف کو پکڑا تھا- وہ ایسا ہی تھا ہر کام میں باپ کی مدد کروانے والا- اور گرمیوں میں صبح صبح فجر سے پہلے صحن میں صفیں نکلوانے والا کام وہ پانچ سال کی عمر سے کرتا آ رہا تھا-

"اور جانتے ہو ہمارے دین میں نماز کا درجہ اور مقام کیا ہے؟" اس نے اب سوال نہیں کیا تھا وہ جانتا تھا اب اسکے ابوا سے کچھ اہم بتانے والے تھے جو اس نے خاموشی سے سننا تھا-

"بالکل وہی جو ہمارے جسم میں ہمارے دل کا ہے-" انکے کہنے پر مستقیم نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا- شاید یہ اتفاق تھا کہ اس نے پچھلے دن ہی سکول میں سائنس میں ہیومن باڈی میں 'ہارٹ' کی امپورٹنٹس پڑھی تھی-

www.novelsclubb.com

"مطب جس طرح ہمارے ہارٹ کی پمپنگ کے بغیر ہماری باڈی نہیں رہ سکتی اسطرح نماز کے بغیر ہمارا دین نہیں رہ سکتا-" جبرائیل صاحب کی وضاحت کے بغیر

ہی وہ سمجھ گیا۔ جبرائیل صاحب نے اسے فخر و محبت سے دیکھا تھا ایسے ہی تو نہیں وہ انکے جگر کا ٹکڑا تھا۔

"بالکل! اسی وجہ سے نماز کی امامت ہمارے دین کا بہت بڑا منصب اور بہت بھاری زمے داری ہے۔" صفوں کو ترتیب سے بچھاتے ہوئے وہ بولے تھے۔

"پھر امامت ہر کوئی نہیں کر سکتا؟" ایک صف پر بیٹھتے اس نے کچھ حیرت سے سوال کیا تھا۔ اتنی بڑی بڑی صفیں کھینچتا وہ تھک گیا تھا۔

"امام ایسے شخص کو بنایا جاتا ہے جو باقی نمازیوں کی بہ نسبت اس عظیم منصب کے لیے زیادہ اہل ہو۔" جبرائیل صاحب اب پنکھے باہر نکال رہے تھے۔ مستقیم فوراً بھاگ کر اندر سے ایکسٹینشن لیڈ لے آیا تاکہ اسکے ابو کا اندر سے باہر کا ایک چکر تو کم ہو۔

"کیسے پتہ چلتا ہے کون زیادہ اہل ہے؟" لیڈ کی تار کو کھینچتے ہوئے اس نے سوال کیا۔

"اہل وہ ہوتا ہے جس نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کا زیادہ حصہ لیا ہو؟" وہ الجھا تھا۔ جبرائیل صاحب مسکرائے تھے۔ تبھی مسجد میں ایک نمازی آیا تھا۔ جماعت کا وقت قریب تھا۔

"ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کیا ہے؟" اس نے آنکھوں میں اشتیاق لیے سوال کیا تھا۔

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت میں وہ سب ہے جو وہ اپنی امت کے لیے چھوڑ کر گئے ہیں۔ جس میں سب سے اعلیٰ درجہ قرآن کا ہے۔" اسکی آنکھیں چمکی تھیں۔

اوہ! تو اسی لیے ابو نے اسے اور اسکے بھائی کو حافظ قرآن بنایا تاکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کا اہم حصہ حاصل کر سکیں۔ ایک دو نمازی مزید آئے۔

www.novelsclubb.com

"جس شخص نے ایمان نصیب ہونے کے بعد قرآن سے تعلق پیدا کیا، اسے دل میں اتارا، اسکی دعوت کو سمجھا، اسکو اپنے اندر جزب کر لیا اور اپنے اوپر تاری کر لیا وہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کے خاص حصہ داروں میں سے ہو گیا-اور اسی وجہ سے وہ امامت کے لیے زیادہ اہل ہو گیا-" جبرائیل صاحب نے مسکرا کر بات مکمل کی- مستقیم دم سادھے سن رہا تھا-

" جبرائیل صاحب اگر تمام نمازی اس سعادت میں برابر ہوں تو-" ان سے کچھ فاصلے پر ہی قرآن لے کر بیٹھتے ایک بوڑھے نمازی نے دریافت کیا- مستقیم نے پلٹ کر اس بوڑھے بابا کو دیکھا جو ہمیشہ نمازیوں کی پہلی صف میں ہی ہوتے تھے-

"قرآن کے بعد سنت کا درجہ ہے-اس لیے اس صورت میں ترجیح اس کو دی جائے گی جو سنت و شریعت کے علم میں دوسروں کے مقابلے امتیاز رکھتا ہو گا-"

"اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں-" مستقیم نے اشتیاق سے سوال کیا تھا-

www.novelsclubb.com

جبرائیل صاحب مسکرائے-اسکی عمر کے لڑکے دین کے معاملے میں بہت لاپرواہ ہوتے ہیں مگر یہ اللہ کا احسان تھا کہ انکا بیٹا اس معاملے میں بہت حساس اور فہم و دانش والا تھا-

"پھر اس کو ترجیع دی جائے گی جو تقویٰ، پرہیزگاری اور اچھے اخلاق جیسی دینی صفات میں ممتاز ہو گا۔" نمازیوں کی آمد و رفت بڑھی تھی۔

"اور اگر اس میں بھی سب برابر ہو گئے۔" مستقیم کے پر تجسس انداز پر جبرائیل صاحب کے ساتھ نمازی بھی مسکرائے تھے۔

"پھر ترجیع اسکو دی جائے گی جو عمر میں بڑا ہو گا۔"

"اور اگر اس میں بھی...."

"ایسا نہیں ہو گا۔ چلو اٹھو صف بندی کا وقت آ گیا ہے۔" جبرائیل صاحب اٹھے تو ہنستے ہوئے باقی نمازی بھی کھڑے ہو گئے۔ آخری وقت تک نمازیوں کی تعداد روز کی طرح بس بارہ ہی رہی۔

www.novelsclubb.com

آخری صف پر سر جھکائے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوئے مستقیم جبرائیل نے دل میں پختہ عہد کیا تھا کہ وہ اپنے باپ کے اس خواب کو ضرور پورا کرے گا۔ ضرور ایک دن اپنے باپ کی طرح وہ بھی اس بھاری زمے داری کو اٹھائے گا۔ رکوع میں جھکتے

ہوئے اسکے معصوم چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی جیسے اسے زندگی کا مقصد مل گیا ہو-

"ہم کب پہنچیں گے ؟ میں تھک گیا ہوں-" بڑے کی تھکی ہوئی آواز اسے ماضی سے حال میں کھینچ لائی تھی-اسے احساس ہوا اسکی آنکھوں میں شاید نمی تھی-

ooooooooooooooooo

(جاری ہے!)

www.novelsclubb.com